بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۹ شعبان ۱۳۹۳ھ ۱۸ تبوک ۱۳۵۲ہش ۱۸ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۱۱

اخبار احمدیہ

لندن ۱۲ تبوک۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن سے اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۲ تبوک (ستمبر) کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ ——— احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور سفر کے بابرکت ہونے کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ضروری اطلاع

ربوہ ۱۶ تبوک۔ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس عرصہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

طلباء جامعہ احمدیہ متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ۱۵ ستمبر سے کھل چکا ہے جو طلباء ابھی تک ربوہ نہیں آسکے جلد از جلد ربوہ پہنچ کر جامعہ میں تشریف لادیں تا کہ ان کی تعلیم کا ہرج نہ ہو۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

رپورٹ ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے اہم کوائف

فرینکفورٹ سے روانگی اور زیورک میں ورودِ مسعود۔ سوئٹزرلینڈ کے احباب جماعت کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

(مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے)

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی رپورٹ (محررہ ۲۴ اگست ۷۳ء) میں جو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں موصول ہوئی تحریر فرماتے ہیں:۔

زیورک کو روانگی

زیورک ۲۲ اگست ۷۳ء۔ آج صبح دس بجے دعا کے بعد حضور فرینکفورٹ مشن ہاؤس سے زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے مشن کے دورے کے لئے روانہ ہوئے۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں نے اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ اور مکرم امام الوری صاحب جماعت کے بعض احباب کے ہمراہ دور تک مشایعت کے لئے آئے۔

راستہ فرینکفورٹ سے E4 اور E12 پر مان ہائم MANNHEIM ہائیڈل برگ کارلزرو KARLSRUHE اور بادن بادن BADEN BADEN تک آٹو بان یعنی کھلی اور تیز رفتار ٹریفک والی سڑک پر سے گزرتا ہے۔ بادن بادن کے بعد آٹو بان تو سیدھی زیورک کو چلی جاتی ہے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بلیک فارسٹ میں سے گزرنے والے ذیلی راستے کا انتخاب فرمایا یہ راستہ جرن بخ GIERNSBACK. فرائڈن سٹاٹ۔ فرائی برگ۔ سے بازل تک جاتا ہے۔ اور دلکش اور خوش نما مناظر فطرت سے بھرپور ہے اس کا چپہ چپہ دامنِ دل کو کھینچتا ہے۔ وادی یہاں کھل جاتی ہے جس کے بیچوں بیچ ندی بہتی ہے۔ موڑ مڑتے ہی نظارہ بدل جاتا ہے پیش منظر میں چھوٹے چھوٹے صاف ستھرے اور خوبصورت گاؤں ہیں یا سبزہ زار اور سبزہ زاروں میں کہیں کہیں بھیڑیں یا گائیں چرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ پس منظر میں گھنا جنگل ہے جو وادی کے دونوں طرف پہاڑی سلسلے کی چوٹیوں تک محیط ہے۔ راستے ہی میں سڑک کے کنارے کھانا کھایا جو مکرم الوری صاحب اور عزیزان فلاح الدین اور رواح الدین نے رات کو پکا کر ساتھ دے دیا تھا۔ بازل BASEL سے جو مغربی جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر واقع ہے آٹو بان شروع ہوتی ہے۔ بلیک فارسٹ کے راستے سڑک تنگ ہونے کے باعث اندازے سے زیادہ وقت خرچ ہوا راستے میں کہیں کہیں حضور نے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لئے توقف بھی فرمایا۔ GASTHOF میں چائے پی جہاں سکول کے بچوں کا ایک گروپ رکا ہوا تھا۔ حضور کے ساتھ انہوں نے تصویر کھنچوائی۔ بچے ذہین اور باتمیز تھے۔ بعض نے بار بار سوال کئے کہ ہمیں ان کا ملک کس قدر پسند ہے؟ حضور کے متعلق بھی سوالات کئے۔ اور اسلام کے متعلق بھی۔ اسلام کے متعلق جو تعلیم ان کو سکولوں میں دی جاتی ہے وہ پادریوں کے پیش کردہ اسلام کے مطابق ہے۔ بے حد جی کڑھتا تھا کہ خدایا وہ دن کب آئے گا کہ اسلام کا حسین چہرہ اپنے اصل حسن و جمال کے ساتھ یہ لوگ دیکھ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے تو یہ بیڑا اٹھایا ہوا ہے کاش باقی مسلمان بھائی بھی اس کار خیر میں شریک ہو جاتے اور جماعت احمدیہ کو برا بھلا کہنے کی بجائے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق صدیوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتے۔

زیورک میں حضور کا ورود مسعود

مشن ہاؤس میں ساڑھے دس بجے شام پہنچے جہاں امام چوہدری مشتاق احمد باجوہ مع بیگم صاحبہ و بچیاں۔ مکرم شکور صاحب، مکرم شیخ ظہور احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر غفور قریشی صاحب، مکرم ڈاکٹر اسحٰق خلیل صاحب مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب۔ مکرم رفیق شاہ صاحب و بیگم صاحبہ اور دیگر احباب اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے تھے۔ حضور نے تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بچیوں نے حضور کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا۔ حضور نے مشن ہاؤس کا ملاحظہ فرمایا۔ مسجد اور مشن ہاؤس اس طرح سجے سجائے اور صاف ستھرے تھے کہ دیکھ کر جی خوش ہوتا تھا۔ باہر سے سبز گنبد میں سے روشنی چھن چھن کر آ رہی تھی اور راہ چلتوں کے لئے جنت نگاہ کا سامان پیش کر رہی تھی اور دعوت فکر دے رہی تھی۔

امام چوہدری مشتاق احمد صاحب کے ذریعہ یوگوسلاویہ۔ آسٹریا۔ اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے رہنے والے ۲۸۵ افراد کو قبولیت اسلام کا شرف حاصل ہوا۔ خاص سوئٹزرلینڈ کی جماعت ابھی مختصر ہے۔ جرمنی کی جماعت کی بھی اب اچھی خاصی تعداد ہے یہاں آ کر احساس ہوتا ہے کہ امام مشتاق احمد صاحب باجوہ نے کس جواں ہمتی اور مجاہدانہ عزم کے ساتھ عیسائیت اور دہریت کے اس گڑھ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی قوت قدسی کے طفیل تبلیغ و ارشاد کی شمع روشن کی ہوئی ہے یہاں کے علمی طبقوں میں مشن کو خاص وقعت اور احترام سے دیکھا جاتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ مشن کی اہمیت

سوئٹزرلینڈ کی اہمیت ویسے بھی اس لحاظ سے

(باقی صفحہ ۴)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۸ تبوک ۱۳۵۲ھش

اشاعتِ قرآن کی عظمت و اہمیت

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے اِس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ تا آپ کے اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے۔ اسلام کا غالب آنا اس ایک امر پر موقوف ہے کہ قرآنِ مجید کو جو کامل و مکمل آخری شریعت ہے اور جسے خدا تعالیٰ نے قیامت تک رُوئے زمین پر رُونما ہونے والے تمام انسانوں کی رہنمائی، رُوحانی بھلائی اور علمی ترقی اور ان کی فلاح و نجاح کے لئے نازل کیا ہے دنیا میں اِس کثرت سے پھیلایا جائے کہ ہر ملک اور ہر قوم تک ہی نہیں بلکہ ہر قوم کے ہر فرد تک اِس کا پیغام پہنچ جائے۔ قرآنِ مجید کی اتنے وسیع پیمانہ پر اشاعت کے بعد یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دنیا میں بسنے والے اِس کے حسنِ لازوال پر فریفتہ ہو کر اس کی طرف کھنچے نہ چلے جائیں۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقین اور تواتر سے بھرا ہوا ہے اور ہماری رُوحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل رہنما ہے **قرآن کریم** ہے جو **تمام دنیا** کے دینی نزاعوں کے فیصلہ کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی **ایک عمدہ محک** ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک **روشن چراغ** ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ **بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت ہے اور ایک قسم کا رشتہ ہے ان کا دل قرآنِ کریم کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور خدائے کریم نے ان کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے** اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سُن کر پھر کسی دوسرے کی نہیں سنتے۔ اس کی ہر ایک صداقت کو خوشی سے اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں اور آخر وہی ہے جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھہرتا ہے اور ہر ایک کو حسبِ استعداد معراجِ ترقی پر پہنچاتا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۱)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس سب سے سیدھی راہ، اِس سب سے عمدہ محک اور اس روشن چراغ یعنی قرآن مجید کو دُنیا بھر میں پھیلاتے اور سب تک اسے پہنچانے کی غرض سے مبعوث کئے گئے تھے اِس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر قرآن مجید کے ساری دُنیا میں پھیلنے اور سب دیگر کتب سماوی اور دُنیوی فلسفوں، نظریات اور نظاموں پر غالب آنے کی نہایت پُرشوکت الفاظ میں بشارت دی چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"دیکھو دنیوی علوم جو اکثر مخالفِ قرآنِ کریم اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں کیسے آجکل ایک زور سے ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھلا رہا ہے اور کیا ایسے وقت میں ضرور نہ تھا کہ ایمانی اور عرفانی ترقیات کے لئے بھی دروازہ کھولا جاتا تا شرورِ محدثہ کی مدافعت کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تا قرآنِ کریم کے عجائباتِ مخفیہ اِس دُنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے۔ ...... وہ (قرآن کریم) اب ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا، ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا اور لِیُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کی پیشگوئی پوری کر دے گا اور پیشگوئی وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمْ کو رُوحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا کیونکہ دین کا زمین پر بوجہ کمال قائم ہو جانا محض جبر و اکراہ سے ممکن نہیں۔ دین اُس وقت زمین پر قائم ہوتا ہے کہ جب اُس کے مقابل پر کوئی دین کھڑا نہ رہے اور تمام مخالف سپر ڈال دیں۔ سو اب وہی وقت آگیا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۶۵)

حضور علیہ السلام کی اِس عظیم الشان پیشگوئی سے صاف عیاں ہے کہ قرآن عظیم کی انتہائی وسیع پیمانہ پر عالمگیر اشاعت غلبۂ اسلام کے حق میں مدارِ غلبہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جوں جوں قرآن مجید کی لازوال و بے مثال شریعت دنیا میں پھیلے گی اور اقوامِ عالم کے افراد کو اپنے عدیم النظیر حسن و جمال کا گرویدہ بنائے گی اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی حقائق و معارف کے خزانے اس کثرت سے لٹائے ہیں کہ ہمارے دامن ہائے استعداد پُر ہو گئے ہیں۔ آپ کے متبعین کی حیثیت سے ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ ہم قرآنِ مجید اور اس کے اُن حقائق و معارف کو جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مالا مال فرمایا ہے دنیا میں پھیلائیں، ہر ملک اور ہر قوم میں پہنچیں اور اُس ملک اور اُس قوم کے ہر فرد تک قرآنِ عظیم اور اس کے حقائق و معارف کو پہنچائیں۔ یہ ہماری ایک بنیادی ذمہ داری ہے جسے کماحقہٗ ادا کئے بغیر ہم جماعت احمدیہ کے قیام کی علّتِ غائی کو پورا کرنے والے قرار نہیں پا سکتے۔ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے یہ علّتِ غائی بحمد اللہ تعالیٰ بڑی شان سے پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور علی الخصوص خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس دور میں اِس غرض کے پورا کرنے کی جو نئی راہیں کھلی ہیں اور "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت اشاعتِ قرآن کے نظام میں جو نئی وسعتیں پیدا ہوئی ہیں اور روز بروز پیدا ہو رہی ہیں وہ اِس قدر اظہر من الشمس ہیں کہ غیر ممالک میں بسنے والے اغیار بھی اُس پر عش عش کر رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ سفرِ یورپ اشاعتِ قرآنِ عظیم کی اِس آسمانی مہم ہی کی ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ وہاں ایک نئے عالمگیر انقلاب کی طرح ڈالنے کا موجب ہوا ہے جو اپنے وقت پر رُونما ہو کر اِس کرۂ ارض کی ہیئت کو بدل کر رکھ دے گا۔

باغباں بغیر

ربوہ میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی عدم موجودگی کے دوران قلبی تأثرات

فرقت زدہ ہیں اہلِ چمن باغباں بغیر — روحوں میں تازگی نہیں روحِ رواں بغیر
ہر آن رونقوں سے جو گھر باغ باغ تھا — سُونا سا لگ رہا ہے وہ اہلِ مکاں بغیر
پہنچی ہے دلخراش خبر[1] جب سے بزم میں — کوئی بھی دل نہیں ہے غمِ بیکراں بغیر
سبطِ مسیحِ پاکؑ کے ہو کارواں کی خیر — دُنیا اماں نہ پائے گی جس کارواں بغیر
ربوہ کی سرزمین میں قرآں کا دور[2] ہے — محوِ دُعا ہیں سب یہاں شور و فغاں بغیر
آباد مسجدیں ہیں جبینوں سے صبح و شام — رہتی نہیں فضائے مقدس اذاں بغیر
طوفاں کی ہیں لپیٹ میں جو میرے ہم وطن — کیونکر بچیں گے کشتیٔ نوحِ زماں بغیر
لجنہ ہو یا کہ ناصرہ خادم کی مجلسیں — خدمت میں منہمک ہیں وہ خوفِ زیاں بغیر
ممنون ہیں "سلامِ محبت" پہ ہم مگر — مانے گا دل نہ دیدِ رُخِ دلستاں بغیر

شبّیر دیکھنے میں سبھی کچھ ہے آس پاس
بنتی نہیں ہے بات مگر جانِ جاں بغیر

[1] محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے حادثہ کی خبر۔ [2] تعلیم القرآن کلاس۔

جماعت احمدیہ پر تحریف قرآن مجید کا بے بنیاد الزام

مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب فاضل ربوہ

حال ہی میں بعض مخالفین نے جماعت احمدیہ پر قرآن مجید میں تحریف کرنے کا ناپاک الزام لگایا ہے۔ یہ الزام حقائق اور واقعات کے بالکل خلاف ہے اور محض جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال پھیلانے کے لئے لگایا جا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تو بعثت کی غرض ہی یہ تھی کہ آپ اسلام کو از سر نو زندہ کریں اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین اور نورانی چہرہ دکھائیں اور تمام روئے زمین پر بسنے والے لوگوں کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کر دیں قرآن مجید کی اشاعت اور اس کی تعلیم کا پھیلانا آپ کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد تھا۔

جماعت کو قائم ہوئے اسی برس ہو چکے ہیں اور اس عرصہ میں جماعت احمدیہ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی وسعت اور ہمت سے بڑھ کر زور لگایا ہے۔ اسلام کی سربلندی اور دوسرے مذاہب کے مقابل پر اسلام کو زندہ اور افضل ثابت کرنے کے لئے اس چھوٹی سی جماعت نے بیرون پاکستان سینکڑوں مبلغین بھجوائے ہیں اسی طرح قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کروا کر بیرونی ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں شائع کئے ہیں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال اس منصوبہ کا اعلان فرمایا تھا کہ کوشش کی جائے گی کہ چند سالوں کے اندر روئے زمین پر بسنے والے اکثر لوگوں تک قرآن مجید پہنچ جائے چنانچہ اس منصوبہ کے اعلان کے بعد ایک سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے انگریزی اور اردو ترجمہ کے ساتھ ایک لاکھ کی تعداد میں قرآن مجید شائع ہو کر تقسیم ہو چکا ہے بجائے اس کے کہ یہ لوگ قرآن مجید کی اس وسیع اشاعت پر خوش ہوتے جماعت احمدیہ سے عناد کی خاطر بے بنیاد پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ ربوہ سے شائع ہونے والا قرآن مجید محرّف ہے۔ یہ الزام بالکل غلط ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی زندگی میں بھی غالباً بعض لوگ ایسا پروپیگنڈا کرتے تھے حضور نے اس کے جواب میں جو ارشادات فرمائے ان میں سے دو حوالہ جات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ان حوالہ جات سے ایک خدا ترس انسان پر اس پروپیگنڈے کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"میرا یقین کامل ہے کہ
قرآن کے سوا جو کامل
اکمل اور مکمل کتاب ہے
اور اس کی پوری اطاعت
اور بغیر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی پیروی کے
نجات ممکن ہی نہیں اور
قرآن میں کمی بیشی کرنے
والے اور آنحضرت
کی اطاعت کا جوا اپنی
گردن سے اتارنے والے
کو میں کافر اور مرتد
یقین کرتا ہوں۔"

(الحکم ۱۰ر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک تو مومن
وہی ہے جو قرآن شریف
کی سچی پیروی کرے اور
قرآن شریف کو ہی خاتم
الکتب یقین کرے اور
اسی شریعت کو جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا
میں لائے تھے اسی کو
ہمیشہ تک رہنے والی
مانے اور اس میں ایک
ذرہ بھر اور ایک
شعشہ بھی نہ بدلے
اور اس کی اتباع میں فنا
ہو کر اپنا آپ کھو دے
اور اپنے وجود کا ہر ذرہ
اسی راہ میں لگا دے۔ عملاً
اور علماً اس کی شریعت
کی مخالفت نہ کرے تب
پکا مسلمان ہوتا ہے۔"

(الحکم ۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہر ایسے شخص کو جو قرآن مجید میں تحریف کرے مسلمان نہیں سمجھتے پس اس واضح ارشاد کی موجودگی میں جماعت احمدیہ پر تحریف قرآن مجید کا الزام لگانا سراسر زیادتی اور ظلم ہے درحقیقت یہ حربہ ناواقف لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

تحریف قرآن مجید کا الزام چونکہ بے بنیاد تھا اور اسکو ثابت کرنا مشکل تھا اسلئے پروپیگنڈا کرنیوالوں نے اپنے بیانات کا رُخ اس طرف موڑا کہ جماعت احمدیہ تحریف معنوی کر رہی ہے چونکہ یہ فتنہ کوئٹہ (بلوچستان) سے شروع کیا گیا تھا اور محض سیاسی سٹنٹ تھا اسلئے گورنر بلوچستان جناب محمد اکبر صاحب بگٹی نے نہایت مدلل اور معقول بیان جاری کیا جس میں آپ نے بتایا کہ:۔

"قرآن پاک مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے فورٹ سنڈیمن کے واقعات کے تعلق سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ وہاں تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے تقسیم کئے گئے ہیں میں نے اگرچہ اس معاملہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور اس کام پر ممتاز علماء کو مقرر کیا ہے تاہم اب تک جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق قرآن شریف میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی اس کی جرأت کر سکتا ہے البتہ ممکن ہے کہ کسی فرقہ یا مکتبۂ فکر نے اپنے نقطۂ نظر سے اس کا ترجمہ مختلف کیا ہو۔

اب بگٹی صاحب نے مزید کہا کہ:۔

"جو لوگ یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخے تقسیم کئے گئے ہیں وہ دراصل غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں انہوں نے کہا کہ خود مسلمانوں کے ممتاز علماء نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے قرآن پاک کے ترجمے ایک دوسرے سے مختلف کئے ہیں انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا مودودی نے قرآن پاک کے تراجم اپنی اپنی فہم اور علمی اور تحقیقی بصارت کے مطابق کئے ہیں ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ان لوگوں نے سرے سے قرآن پاک کو ہی تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص مسلمان کہلاتا ہے وہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

(روزنامہ مشرق کوئٹہ ۲۹ر جولائی سنہ ۱۹۷۳ء)

نواب بگٹی صاحب کا یہ بیان جماعت احمدیہ کے خلاف تحریف قرآن مجید کی حقیقت کو واضح کرتا ہے درحقیقت مخالفین احمدیت کا یہ حربہ محض سیاسی سٹنٹ ہے جس سے ان کا مقصد ناواقف لوگوں کو اشتعال دلا کر فساد پیدا کرنا اور امن عامہ کو تباہ کرنا اور حکومت کو مشکلات میں ڈالنا ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے بھائی حقائق کو سمجھیں اور مفسدانہ پروپیگنڈا کرنے والوں سے متاثر نہ ہوں۔

بلوچوں کی بارات ربوہ میں

مکرم لفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد حیات خان صاحب قیصرانی

انتظارِ بارات

۲۰ اپریل کا دن جمعہ کا مبارک روز تھا۔ میں چار بجے شام سے بارات کی انتظار میں سراپا انتظار تھا۔ میرے ذہن میں طرح طرح کے خیالات آتے اور میرے احساسات کو ٹھوکریں لگا کر گزر جاتے۔ میں "لڑکی" کا باپ بدستور محوِ انتظار تھا "لڑکا" میرے اپنے ہی ماموں کا بیٹا بارات کا سہرا اور "لڑکی" کا سہاگ بن کر آ رہا تھا۔ لیکن بارات کی ساری آن بان لڑکے کے باپ یعنی میرے ماموں سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی کے دم سے تھی۔ وہ خوشیوں اور شادمانیوں کی بارات لئے مرکزِ احمدیت کی طرف آ رہے تھے۔

مرکزِ احمدیت اور بانیٔ احمدیت سے تعلق کی ابتدا میرے ماموں کے ابا سردار امام بخش خان تمندار قیصرانی سے ہوئی آج سے تقریباً ستر سال قبل وہ پہلی بار اپنے اہل و عیال سمیت اپنے غموں کی بارات لئے دکھوں کے انبار اٹھائے انگریز سرکار کے حکم سے جلا وطن ہو کر تہی دست و تہی داماں، دار المسیح قادیان میں آئے۔ مسیح وقت نے قافلہ اور سالارِ قافلہ کو اپنے ہی گھر میں اتارا اور اپنی ہی چار دیواری کے اندر جگہ دی۔

مسیح جو خود غربت و فروتنی کے لبادہ میں ملبوس ہو کر آیا تھا۔ غریب الوطنوں کا ہمدرد بنا۔ مسیح جو سب کا غم آشنا تھا۔ سردار صاحب کے غموں کا مداوا بنا۔ اور اپنی دعاؤں سے سردار صاحب کو مالا مال کر دیا۔ تہی داماں کو مرادوں سے بھر دیا سردار صاحب کچھ عرصہ مسیح آخر الزمان کی صحبت کے فیض سے فیضیاب رہے۔ گھر کو واپس لوٹے تو بالآخر برسرِ اقتدار آ گئے۔ مسیح کی غلامی نے انہیں تختِ سرداری بخشا۔ وہ "قیصرانی تمن" کے "تمندار" بنے اور بلوچوں کے سردار کہلائے۔ زندگی کے ہر نشیب و فراز میں انہوں نے مسیح کے احسانوں کو ہر دم یاد رکھا اور وہ تازیست دامنِ مسیح، آلِ مسیح و دیارِ مسیح سے وابستہ رہے۔ ان کا احسان شناس و شکر گزار دل زندگی بھر مسیح کے احسانوں کے گُن گاتا رہا۔

جلا وطنی کے دور میں سردار صاحب کے ساتھ ان کا ایک معصوم بچہ بھی تھا جو اس وقت بہت چھوٹا تھا۔ مگر تھا ذہین و ہونہار۔ اسے ماں باپ پیار سے "جندوڈا" (عمر دراز) کہا کرتے تھے۔ مسیح الزمان بھی اس بچہ کو پیار سے "جندوڈا" کہہ کر بلاتے اور پیار کرتے۔ مسِ مسیح نے برکت بھی ڈال دی۔ بچہ قدرت کے ہاتھوں پروان چڑھا۔ پھلا پھولا اور وہی "عمر دراز" میرا ماموں ستر سال بعد اپنے بیٹے کی بارات لئے حمد و ثنا کے گیت گاتے ربوہ آ رہا تھا۔

بارات حسبِ پروگرام کوٹ قیصرانی (ضلع ڈیرہ غازی خان) سے روانہ ہوئی تھی اور صدہا میل کا سفر منزل بمنزل طے کر رہی تھی۔ بارات کی تعداد تین صد افراد پر مشتمل تھی۔ بلوچوں کی یہ بارات اونٹوں اور گھوڑوں پر نہیں۔ کاروں اور بسوں کے ذریعہ آ رہی تھی۔

بارات کی انتظار میں صرف میں ہی تنہا نہیں تھا۔ اہلِ ربوہ کو بھی بارات کا انتظار تھا۔ کیونکہ اس شہر کا شہر یار جماعت احمدیہ کا امام حسن و احسان میں مسیح کا نظیر مسیح الزمان کا پوتا احسان کی خو سے مجبور۔ بارات کا خود منتظر تھا۔ اور میں بظاہر منتظر لیکن خاموش اپنے خاندان کے غموں اور خوشیوں کے بکھرے ہوئے دھاگوں کو پھر سے جوڑ رہا تھا۔ اتنے میں دن کا ڈھلتا ہوا سورج مجھے تنہا چھوڑ کر خاموشی سے غروب ہو گیا۔

آمدِ بارات

بارات مغرب کی نماز کے وقت پہنچی بارات کے استقبال کے معاً بعد میں نے بلوچ روایات کے مطابق بارات اور امیر بارات یعنی اپنے ماموں سے "حال و احوال" لیا۔ اسی روائتی "حال و احوال" کے دوران معلوم ہوا کہ بارات نے رستہ طویل سفر منزل بمنزل طے کیا۔ ہر منزل پہ بارات کچھ دیر کے لئے رکتی اور خوشی کے مظاہرے کرتی۔ بلوچ بالعموم شادی کے موقعہ پر "دریس" اور "جھومر" دلنوازوں کا ناچ اور بغیر ہتھیاروں کے رقص گام گام پہ رچاتے ہیں۔ ساز اور سازندے "دریس" و "جھومر" میں ربط و ضبط پیدا کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔ چنانچہ بلوچوں کی یہ بارات بھی خوشیوں کے سامان سے لیس تھی۔

بارات نے خوشیوں کی آخری بھڑاس چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان ساحلِ دریا پہ نکالی۔ بارات والے ابھی ناچ دکھانے پہ مصروف ہی تھے کہ ربوہ کے ایک نیک خو بزرگ نے انہیں نصیحتاً و اشارتاً کہا کہ بارات کی بعض روایات و رسومات شاید ربوہ کے سادہ و اسلامی ماحول پہ شاق گذریں گی گانے اور ناچتے ہوئے بارات کے ایک منچلے نے جواب دیا "ہنوز بارات "حرم" کی حدود سے باہر ہے۔ آج بارات کی خوشی کا دن ہے ہمیں دریس و جھومر رچانے دیں۔ ہمیں ذرا ٹھمک لینے دیں۔ جب ربوہ میں داخل ہوئے تو نہ صرف ہم خاموش و پرسکون ہوں گے بلکہ ان ساز دل اور سازندوں پر بھی مہرِ سکوت ثبت ہو گی"۔ چلتے چلتے یہ بات "حرم" کے امین اور جماعت کے امام تک پہنچی وہ منچلے بلوچ کے بے لاگ و بے ساختہ جواب سے محظوظ ہوئے۔

جواب دینے والا بظاہر احمدی بھی نہیں تھا باایں ہمہ وہ مسیح اور مسیح کی جماعت کے مسکن و مرکز کو کس دلعزیز انداز میں خراج عقیدت پیش کر رہا تھا۔ جب مجھ تک بات آئی تو بارات "حدِ حرم" سے گزر "حرم" کے اندر سکون و وقار سے داخل ہو چکی تھی اور امیر بارات میرے ماموں بارات سمیت بلوچی روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے "حال و احوال" دینے اور لینے میں مصروف تھے۔

نکاح و خطبہ نکاح کے لئے عشاء کا وقت مقرر تھا۔ چنانچہ باراتیوں نے نماز کی تیاری کی اور مسجد مبارک کی طرف چلے مسجد میں پہنچے تو بہتوں نے پہلی بار ابن المسیح خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کو دیکھا۔ عقیدت و احترام سے نکاح و خطبہ نکاح میں شامل ہوئے۔ انتہائی توجہ اور محویت سے سب نے خطبہ سُنا حضور خطبہ نکاح میں بلوچوں کی بیٹی کو جسے عقدِ نکاح میں باندھا جا رہا تھا اپنی ہی بیٹی کہہ رہے تھے۔ ساحلِ دریا پہ ناچنے والے باراتیوں کے دل ابن مسیح کی اس دلربا دل پہ جھوم اٹھے۔ ابن مسیح اور ابن مسیح کا خلق ان کے سامنے تھا اور مسیح الزمان کے خلق عظیم کی یاد دل وہ اپنے آباء سے لے چکے تھے۔ ہر ایک پہ محویت کا عالم طاری تھا۔ اور میں ناچی دھمال کے اس دلفریب سنگم کو بنظرِ غور دیکھ رہا تھا۔

اعلان نکاح کے بعد باراتی شاداں و فرحاں گھر واپس آئے اور دعوتِ بارات میں شامل ہوئے۔ جس کے میزبان خود حضرت ابن المسیح تھے۔ حضور بحیثیت لڑکی کے روحانی باپ دعوتِ بارات میں تشریف فرما تھے۔ حضور دیر تک افرادِ بارات سے ان کے احوال دریافت فرماتے رہے۔

میرے محترم بھائی سردار منظور احمد خان تمندار قیصرانی سے بلوچی۔ سندھی اور عربی گھوڑوں کا ذکر چھیڑا۔ بلوچ عموماً گھوڑوں کے ذکر پہ کچھ چونک جایا کرتے ہیں۔ بلوچوں اور بلوچوں کے گھوڑوں کی داستانیں بیاباں بیاباں بکھری ہوئی ہیں۔ مزاج شناس ابن مسیح نے بلوچوں کے مزاج کا پاس رکھا اور ان کے منفرد و دلپسند موضوع کو موضوعِ گفتگو بنایا۔ دستر خوان پہ بیٹھتے ہی طے پایا کہ صبح برادرم سردار منظور احمد خان صاحب حضور کے ہمراہ حضور کے اصطبل کے چیدہ چیدہ گھوڑے دیکھیں گے باتوں باتوں میں رات کافی بیت گئی تھی صبح رخصتانہ کے لئے بھی حضور نے آنا تھا۔ چنانچہ حضور نے باراتیوں سے رخصت چاہی حضور ہر ایک سے ہاتھ ملاتے گئے لو ہاتھوں میں کئی دل بھی لیتے گئے۔ مکتبِ قدس سے سیکھی ہوئی یہ طرز دلبری کوئی نئی نہیں تھی۔ انسانیت کے ہر دور نے اس کے کرشمے دیکھے ہیں۔

رخصتانہ و رخصتِ بارات

لڑکی کے رخصتانہ کی گھڑی یوں بھی لڑکی اور لڑکی کے ماں باپ پہ بوجھل سی ہو جاتی ہے۔ یہاں لڑکی نہ صرف اپنے ماں باپ کے گھر سے رخصت ہو رہی تھی بلکہ وہ ربوہ اور اہل ربوہ کے پرخلوص و بے لوث تعلقات و برتاؤ کو وقتی طور پر خیر باد کہہ رہی تھی وہ اپنے روحانی باپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مشفق و فیاض ذات سے دور جا رہی تھی۔ لڑکی کا نحیف جسم رخصتی کے اس بوجھ کو نہ سہہ سکا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیگم صاحبہ نے لڑکی کو اپنی محبت بھری گود میں لیا اور ماں کا پیار دیا۔ باہر حضرت ابن المسیح خلیفۃ المسیح نے بارات کے کثیر مجمع سمیت دعا کرائی۔

یوں تو لڑکی اپنی ماں اور دادی کے دیس کو جا رہی تھی وہ انہیں گھروں کی طرف جا رہی تھی جو ایک بار اجڑ گئے تھے اور جو مسیح کی دعاؤں سے بسے تھے لڑکی نے اسی گھر کی حویلی کو بسانا ہے جس کے ساتھ مسیح کی دعائیں وابستہ ہیں۔ وہ آج روانگی سے قبل ابن مسیح کی دعاؤں کی سوغاتیں لے رہی تھی۔ وہ اپنی نئی منزلوں کے لئے زادِ راہ لے رہی تھی۔

میں نے لڑکی کو گھر کے دروازے تک سہارا دیا دروازے سے گزرا تو میرے قدم نہ جانے کیوں لڑکھڑا گئے۔ تھرتھراتے ہوئے آنسوؤں کی اوٹ میں دیکھا تو سارا ماحول تھرتھرا رہا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ آخر کیا ہوا۔ اگر پندرہ سال قبل میں نے لڑکی کی ماں کے جنازے کو اسی دروازہ سے گزارا اور سہارا دیا تھا۔ اب خوشیوں کی لدی ہوئی باراتیں اور غموں کے ڈھکے ہوئے جنازے ایک ہی دروازہ سے گذرا کرتے ہیں۔

میں نے بالآخر لڑکی کو کار میں بٹھایا اور بارات کو رخصت کرنے لگا۔ بارات والے سب کے سب میرے اپنے ہی عزیز تھے جن کے دل ربوہ اہل ربوہ اور شہر یار ربوہ کی دلفریبی و دلنشینی ادا سے معمور تھے لڑکی کی کار آہستہ آہستہ چلنے لگی تو اس کے پیچھے دوسری کاروں کا کارواں بھی رواں ہو پڑا۔ میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی گئیں

لڑکھڑا قدم زمین میں دھنس گئے۔ میری جھکی ہوئی کمر اور جھک گئی اور سالہا سال کے بوجھ اٹھائے خاموش کھڑا اٹکی باندھے۔ وقت کے چڑھتے اور ڈھلتے ہوئے سورج کے چھوڑے ہوئے نقوش دیکھنے لگا۔ دوڑتی ہوئی کاریں گرد اڑا رہی تھیں میں نے گرد کی اوٹ میں افق پہ نگاہ ڈالی تو احساس ہوا کہ اب کی بار وقت کے چھوڑے ہوئے نقوش کچھ اُجلے صاف اور سبق آموز تھے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینجر)

ہر گھر کی لازمی ضرورت
اکسیر معدہ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد۔ نفخ۔ اسہال کے لئے بہت مفید ہے۔
مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۲۸

خریداران الفرقان کے لئے ضروری اعلان!

اعلان کیا گیا تھا کہ الفرقان کے خاص نمبر النبی الخاتم کی وجہ سے ماہ ستمبر کا رسالہ شائع نہ ہوگا مگر اب تجویز ہوا ہے کہ

النبی الخاتم نمبر

جلسہ سالانہ پر طبع ہو۔ اس لئے ماہ ستمبر کا الفرقان بدستور خریداران کو ملے گا ان شاء اللہ۔ جن احباب کا چندہ ختم ہے ان کے نام رسالہ وی پی ہوگا۔ ان دنوں رسالہ کی مالی کمزوری کے باعث احباب سے خاص تعاون کی توقع ہے۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

بواسیر خونی و بادی PILES
جناب خورشید احمد صاحب پروپرائٹر خورشید سائیکل ورکس نہرو روڈ راولپنڈی لکھتے ہیں: "مجھے بہت پرانی بواسیر تھی ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کروایا مگر بے سود پائلز کیور (PILES CURE) کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ صحت یاب ہو گیا ہوں۔"
قیمت مکمل کورس ۳ /۱۰ روپے وی پی ۱۱/۷۰ روپے
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
سب ایجنسی: ڈاکٹر خواجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ فون ۶۰۶ پروڈکشن برانچ ۶۰۷

ضروری اعلان

مرزا آصف بیگ صاحب جو جمی سنز شوگر ملز خان پور میں ملازم ہیں۔ جہاں بھی ہوں فوراً خان پور پہنچ جائیں۔ محلہ خواجگان میں واقع ان کا مکان گر گیا ہے وہاں سے جی ایم لودھی نے اطلاع دی ہے کہ ان کا سامان نکال کر ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا ہے اور وہ بھی گرنے والا ہے اس لئے وہ فوری طور پر اپنے مکان پہ پہنچ کر جی ایم لودھی صاحب کو مل لیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔
(مبارک احمد بقا پوری۔ کراچی)

۲۔ میرے خسر مکرم جان خان صاحب ساکنہ جلال پور جٹاں حال ربوہ اجارہ بخار بیمار ہیں اور بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں احباب سے جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالرشید محرر اصلاح و ارشاد مقامی)

۳۔ میری اہلیہ چار پانچ ماہ سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ تکلیف دن بدن بڑھتی جا رہی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت دے۔ آمین۔
ملک محمد دین خادم۔ کارکن دفتر آبادی ربوہ

۴۔ میری بھاوجہ اہلیہ میاں محمد حسین صاحب آف نیلا گنبد لاہور کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ کچھ دنوں سے بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔
(محمد یحییٰ نیلا گنبد لاہور)

۵۔ مکرم بشیر الحق صاحب خادم نگران حلقہ ہنجو کی کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں وہ اپنی مجلس کا دورہ کر رہے تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا بخشے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے
(عبدالمالک ناظم اشاعت ضلع لاہور)

تفریح دیرپا نہیں ہوتی

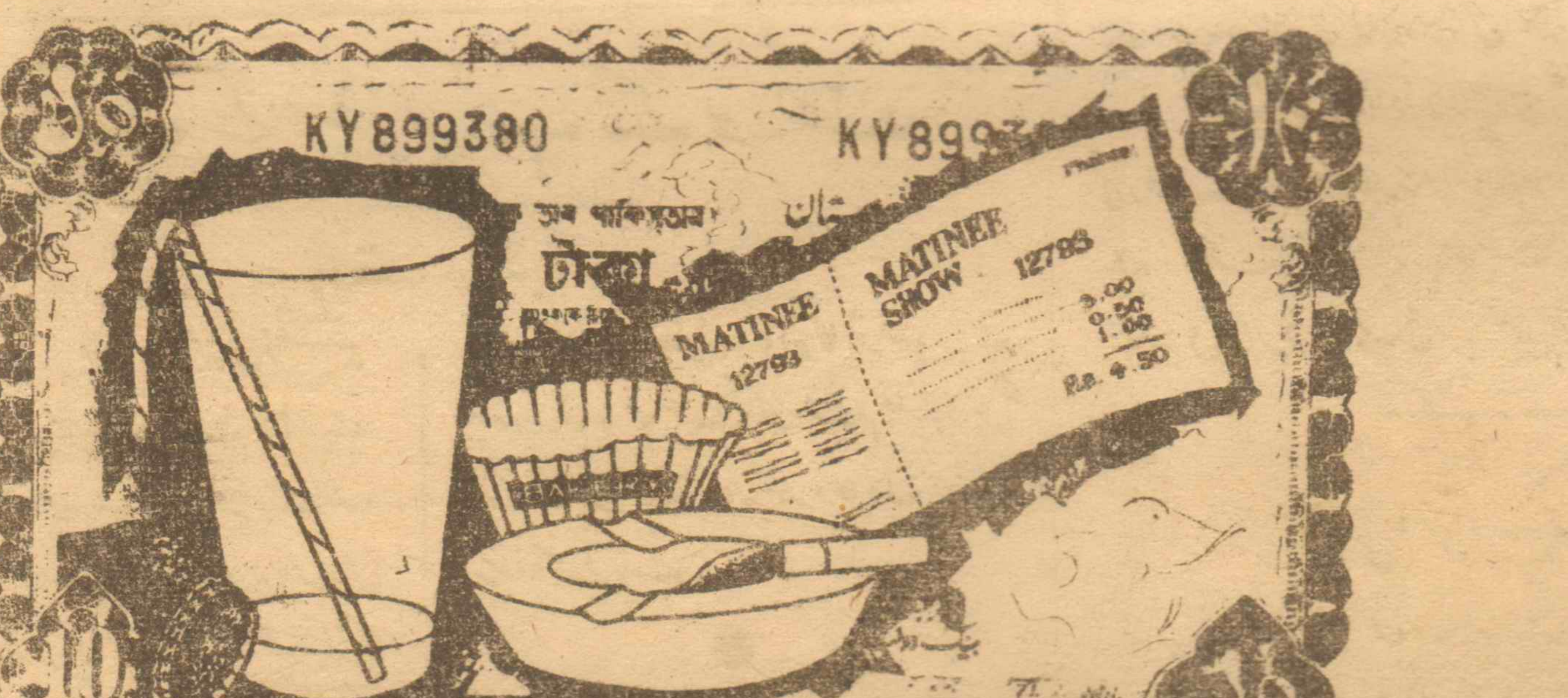

بچت میں دائمی آسائش ہے
قومی بچت

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مجنونوں کی طرح خدمت کیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ظہور ۱۳۵۲ ہش بمقام مسجد فضل لندن میں فرمایا:-

"جب تک آپ نوع انسان کی پاگلوں اور مجنونوں کی طرح خدمت نہ کریں اس وقت تک آپ اس عظیم جدوجہد میں جو اپنے نقطۂ کمال تک پہنچنے والی ہے نہ پورا حصہ لے سکتے ہیں نہ پوری برکتیں حاصل کر سکتے ہیں۔"

اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو عظیم سکیمیں امام وقت کے مدنظر ہیں نصرت جہاں ریزرو فنڈ بھی انہی کی ایک کڑی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی اور غمگساری کا مظاہرہ آپ اس طرح سے بھی کر سکتے ہیں کہ اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کو دیکھئے کیونکہ ادائیگیوں کی آخری تاریخ قریب آرہی ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ڈینش زبان میں ترجمہ

ہمارے ڈینش احمدی بھائی مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ جسے ڈنمارک کے سب سے بڑے پبلشرز [illegible] نے چھپوا کر شائع کیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن کو اللہ تعالیٰ اس خدمت کا اعلیٰ اجر عطا فرمائے اور اس ترجمہ کی اشاعت کو بہت سے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (وکیل التبشیر)

حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

(بقیہ صفحہ اول)

مسلّم ہے کہ نہ صرف یہاں فرانسیسی جرمن اور اطالین زبانوں کو قومی حیثیت حاصل ہے جن کے ذریعے سے یورپ کے اکثر حصے تک کلمہ حق کا ابلاغ ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ ملک اس وجہ سے بھی اہم ہے کہ اپنی بین الاقوامی غیر جانبداری کی وجہ سے مشرق و مغرب کا سیاسی اور مالی مرکز اور ذہنی سنگم ہے۔ جو ہر دو عظیم جنگوں میں غیر جانبدار رہا اور جہاں جنگ کے دنوں میں بھی تبلیغ اسلام کا فریضہ آسانی سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوربین آنکھ نے اس حقیقت کو بھانپ لیا تھا۔ اس خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر حضور رضی اللہ تعالیٰ ہی کے عہد سعادت مہد میں انجام پذیر ہوئی تھی۔ نماز اور کھانے کے بعد حضور تقریباً بارہ بجے شب تک قیام میں تشریف فرما رہے

حضور کی صحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن سفر کی تکان کا اثر ضرور ہے حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔ اور دعاؤں کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔

شکریہ احباب

میرے والد مکرم خان میر خان صاحب افغان کی کابل میں ناگہانی وفات پر بہت سے بزرگوں عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔ میں چونکہ بیرون ملک اپنی ملازمت پر واپس جا رہا ہوں اس لئے ایسے احباب کو فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ الفضل کے ذریعہ میں اپنی اور جملہ عزیزوں کی طرف سے احباب کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس صدمہ کے وقت ہماری دلجوئی فرمائی میری درخواست ہے کہ احباب جماعت مکرم والد صاحب مرحوم کی ساری اولاد کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(حبیب اللہ خان۔ حبیب منزل دارالرحمت وسطی ربوہ)

سیلاب زدگان کے لئے

طبیہ کالج ربوہ کے طلباء کی امدادی سرگرمیاں

تھانہ مسن کے سیکٹر میں حفاظتی ٹیکے اور ادویات کی تقسیم

۲۳-۸-۷۳ کو ریڈ کراس سوسائٹی لاہور کی طرف سے پرنسپل صاحب طبیہ کالج کو ٹیلیگرام موصول ہوا کہ اپنے طلباء کو لے کر جھنگ پہنچیں اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر جھنگ سے مل کر ریڈ کراس کی ٹیم کے ساتھ سیلاب سے متاثرہ افراد کو طبی امداد بہم پہنچائیں۔

چنانچہ ۲۴-۸-۷۳ کو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج کی نگرانی میں دس طلباء پر مشتمل ایک ٹیم جھنگ روانہ ہو گئی۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر صاحب جھنگ نے ضروری ادویہ دے کر ٹیم کو تھانہ مسن سیکٹر میں متعین کر دیا۔ جو کہ تقریباً پچاس گاؤں پر مشتمل ہے۔ یہ علاقہ دریائے جہلم اور چناب کے درمیان ہیڈ تریموں میں واقع ہے اس سے پہلے وہاں کوئی طبی امداد نہیں پہنچ سکی تھی۔ اور یہ علاقہ اب بھی زیر آب ہے۔ طبیہ کالج ربوہ کی ٹیم نے جاتے ہی ادویہ کی تقسیم اور مختلف بیماریوں کے حفاظتی ٹیکے لگانے شروع کر دیئے۔ اور وہ اپنے فرائض کو بڑی محنت اور جانفشانی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ (محمد اسلم فاروقی)

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے عطایا دینے کی اپیل

(مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی قائمقام چیف میڈیکل افسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

جیسا کہ احباب کو علم ہے اس سال ربوہ کے نواحی علاقے میں ہیبت ناک سیلاب کی وجہ سے زبردست تباہی آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام اہل ربوہ کو خدمت کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ بیماریوں کا تعداد بہت بڑھنے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال الربوہ نے بھی ہمیشہ سے زیادہ مریضوں کی خدمت میں حصہ لیا۔

ہسپتال میں نادار مریضان کے مفت علاج کے لئے احباب جماعت کے عطیات اور صدقات کی رقوم سے یہ کار خیر جاری رہتا ہے۔ اس سال کام کی زیادتی کی وجہ سے اس میں شدید کمی واقع ہو گئی ہے۔ خاکسار تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ نادار مریضان کے علاج کے لئے ہسپتال میں رقوم ارسال فرمائیں تاکہ یہ نیک کام جاری رہے۔

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

قائدین مجالس سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے لئے شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب درج ذیل قواعد کے مطابق کروا کر منتخب نمائندوں کی اطلاع جلد مرکز کو بھجوائیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہو گا اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو سکتا ہو تو پھر منتخب نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۲۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گل گھوٹو

جانوروں کا خناق جسے ڈھگہ بھی کہتے ہیں کی وبا ملک میں پھیل رہی ہے۔

ہر جانور کو ایک پیکٹ خناق روک بطور حفظ ما تقدم کھلائیں بیمار جانور کو ہیپکٹ اکسیر گل گھوٹو ہر پندرہ منٹ سے دو چار گھنٹہ تک وقفہ سے کھلائیں جانوروں کی اغراض کا اور اسال مفت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن پر ۲۵ کمیشن۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷